OPEN ACCESS
AL-EHSAN
ISSN(E) 2788-4058
ISSN(P) 2410-1834
www.alehsan.gcuf.edu.pk
PP: 56-65

رومی اور سلطان باہو کا تصور فقر: تقابلی مطالعہ

Rumi and Sultan Bahu's Concept of Faqr: A Comparative Study

Dr. Muhammad Safeer

Assistant Professor of Persian,

National University of Modern Languages, Islamabad

Abstract

The main purpose of the present study is to shed light on the notion of Faqr according to both Sufis, Jalaludin Rumi and Sultan Bahu. Faqr, one of the core ingredients of mysticism, according to Sufis, stands on the notion and plinth of cleansing one's soul for the sake of Allah Almighty. The achievement of Faqr is the pedestal for selflessness and denial of worldliness. Man was created in the image of God and his desire to propitiate God is to adopt His attributes, and selflessness is one of them. Man can achieve selflessness through the denial of worldly power, luxury, wealth, glory, and the likes. Sufis have quoted a hadith from the Prophet, Hazrat Muhammad (PBUH) in their books: "Faqr is my pride". Sufis all around the globe share similar traits and fame for their unconditional endeavors to achieve Faqr through mysticism. In this regard, both Jalaluddin Rumi and Sultan Bahu hold the highest rank in mysticism and they are considered to be the most influential and popular Sufis of their time. These Sufis have preached Faqr through their poetry and prose and have been quite successful in enlightening the world through the light of mysticism and Sufism. The aim of this research is to sheds light on Faqr in the light of the thoughts of both the sufis.

Keywords: Sufism and Mysticism, Faqr, Jalaluddin Rumi, Sultan Bahu.

فقر کے لغوی معانی تنگدستی، مفلسی، گدائی، افلاس، ضرورت، احتیاج اور گرسنگی کے ہیں۔

فرھنگ سجادی میں فقر کے متعلق بیان ہوا ہے "صوفیہ کی اصطلاح میں فقر سیر و سلوک کا ایک اہم[1]

مقام ہے اور عرفاء کے نزدیک فقر سے مراد اللہ تعالیٰ سے نیاز مندی اور حاجت روائی اور غیر اللہ سے بے نیازی ہے۔ تمام مشائخ اور صوفیہ نے فقر کا تصور قرآن اور احادیث مبارکہ سے اخذ کیا ہے۔ چنانچہ قرآن میں ارشاد ہوا ہے:"یا ایہا الناس انتم الفقرا الٰی اللہ و ھوا الغنی الحمید۔"لوگو تم (سب) خدا کے محتاج ہو اور خدا ہے بے پرواہ سزاوار (حمد وثنا) ہے"تصوف کی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نقل ہوئی ہے:الفقر فخری"یعنی فقر میرا فخر ہے۔[2]

تصوف میں فقر ایک بلند ترین مقام ہے صوفیاء کی نظر میں فکر کی اہمیت اس قدر ہے کہ عام طور پر تصوف اور دونوں ہم معنی سمجھے جاتے ہیں کے معنی بیان کرنے میں نہ صرف نکتہ آفرینی کی ہے بلکہ فکر کی نئ نئ جہتیں بھی روشن کی ہیں ساتھ ہی قرآن و حدیث سے استشہاد بھی کیا ہے قرآن پاک ارشاد باری تعالی ہے:واللہ غنی وانتم الفقراء :اللہ تعالی بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو.[3] پھر سورہ البقرہ میں ارشاد باری تعالی ہے:" للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیماھم لا یسألون الناس الحافا وما تنفقوا من خیر فان اللہ بہ علیم".یعنی خیرات ان درویشوں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں محصور ہو زمین میں گھومنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں اور ناواقف لوگ ان کی بے نیازی کے باعث انہیں دولتمند سمجھتے ہوں۔"[4]۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کاارشاد ہے"الفقر فخری"فخر میرے لیے باعث فخر ہے نیز آپ ہی کا فرمان ہے : " اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین۔" اے خدا مجھے مسکین کی زندگی عطا کر، مسکین کی موت دے اور حشر کے دن مسکینوں کی جماعت میں اٹھا۔"[5]

خواجہ عبد اللہ انصاری اپنی کتاب کے ساٹھ میدان میں فقر کو اکتیسواں میدان یامقام دیتے ہیں اور فقر ان کی نظر میں تین طرح کا ہے:

1-فقر اضطرار

2-فقر اختیار

3-فقر تحقیق

فقر اضطرار کی تین قسمیں ہیں:

1. گناہوں سے معافی کا باعث ہے اور اس کی نشانی انتظار اور صبر ہے۔

2.اس میں اعمال کی سزا ہے اور اس کی علامات دل تنگی و پریشانی ہے۔

3.اس میں تعلقات کا انقطاع ہے اور اس کی نشانی گلہ مندی اور ناراضی ہے۔

فقر اختیار کی بھی تین قسمیں ہیں:

1-جس میں بلند درجات بلند ہوتے ہیں وہ قناعت کے ساتھ ہے

2-جس میں قرب خداوندی ہے وہ رضا کے ساتھ ہے۔

3-جس میں کرامت عطا ہوتی ہے وہ ایثار کے ساتھ ہے۔

فقر تحقیق بھی تین قسم کا ہے:

1-اللہ تعالیٰ زیادتی نہیں کرتا اور معصومیت بندے کے بس کی بات نہیں۔

2-اس کی نعمت بے حد و حساب ہے۔

3-بندے میں اس شکر کی طاقت نہیں جو اس کے شایان شان ہو[(6)]

علی بن عثمان الھجویری رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں:

"اللہ تعالی کے نزدیک فقر کا درجہ بہت بلند ہے اور فقیری کو مرتبہ خاص کے ساتھ ممتاز فرمایا یہی وجہ ہے کہ جو درویش ہیں انہوں نے اس کو ترک کرکے اسباب کی طرف توجہ تمام کی ہے اور اس پر توکل کر لیا اور اس قسم کا فقر ایسے فقرا کے لیے موجب صد فخر ہے۔"[(7)]

ابو نجیب سہر وردی آداب المریدین میں فرماتے ہیں فقر یہ ہے کہ جس چیز سے ہاتھ خالی ہے اس سے دل بھی خالی ہو۔ کتاب انسان کامل میں عزیز الدین نسفی کہتے ہیں: کہ فقر سے مراد بے مائیگی یا مفلسی ہے کہ "فقر عبارت از بی چیزیست، بی چیزی نعمت عظیم است "یعنی فقر سے مراد اور ناداری نعمت عظیم ہے۔ سعدی شیرازی کہتے ہیں کہ درویش بظاہر پھٹے پرانے کپڑے پہنتا ہے اور بال منڈوائے رکھتا ہے لیکن حقیقت میں اس کا دل زندہ اور نفس مردہ ہے۔[(8)]

ایک روز حضرت مولانا رومی اپنے زمانے کے ایک بہت بڑے شیخ حضرت صدرالدین کی زیارت کے لیے گئے، شیخ صدرالدین نے آپ کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا اور شادی پر اپنے سجادے پر اپنے ساتھ۔ بٹھایا شیخ صدر الدین کا ایک مرید جس کا نام حاجی کاشف تھا اس نے مولانا رومی سے سوال کیا کہ فقر کیا ہے؟ آپ نے جواب نہ دیا۔ اس نے تین بار یہ سوال کیا آپ نے جواب نہیں دیا ۔مولانا وہاں سے اٹھے اور چلے گئے شیخ صدر الدین نے اپنے مریدوں سے غصے میں کہا، اے مرغ بے ہنگام اس وقت سوال کرنے کا کیا موقع تھا؟ تونے بے ادبی کی ہے حالانکہ تیرے سوال کا مولانا نے جواب

فرمادیا تھا لیکن تو بے خبر ہی رہا۔ حاجی کاشف نے فرمایا کہ جواب کیا تھا؟ مولانا صدر الدین نے فرمایا کہ جواب یہ تھا کہ درویش کامل وہ ہے جو اولیاء کے حضور میں نہ زبان سے بات کریں اور نہ دل سے: یعنی اہل نظر کے سامنے خبر بتانا غلطی ہے کیونکہ ایسا کرنا خود ہماری غفلت اور ہمارے ناقص ہونے کی دلیل ہے۔(9)

رومی اور سلطان باہو کا تصور فقر

جلال الدین رومی نے اپنے کلام اور بالخصوص مثنوی معنوی میں اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو نے اپنی تمام کتابوں خصوصاً عین الفقر، محک الفقر میں فقر کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ ان کے نزدیک سلوک اور طریقت میں فقر کے راستے سے گزرنا پڑتا ہے۔ مادیت اور نفسانی خواہشات سے لاتعلقی کرنی پڑتی ہے کیونکہ ہوا و ہوس سالک کے راستے میں بڑی رکاوٹ ہیں اور فقر اللہ تک پہنچنے کے لیے ترک دنیا اور ماسوائے اللہ کے بغیر یہ سفر امکان پذیر نہیں۔

مولانا کے نزدیک درویش کا مقام و مرتبہ اتنا رفیع و بلند ہے کہ سلطان سنجر جیسے بادشاہ جسے سلطان اعظم کا لقب دیا گیا اور جس کی شان و شوکت اور شکوہ و جلال ضرب المثل تھی اس کی طاقت اور قدرت بھی درویش کے سامنے پست اور ہیچ معلوم ہوتی ہے۔ فقیر کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

ھان ای فقیر، روز فقیری گلہ مکن — زیرا کہ صد چو ملکت سنجر گرفتہ ای
ھجدہ ھزار عالم اگر ملک تو شود — بی روی دوست چیز محقر گرفتہ ای(10)

سلطان باہو فرماتے ہیں دنیا کا تخت و تاج، شان و شوکت اور مسند و اقتدار محض دھوکہ ہے جب کہ سچی اور حقیقی بادشاہی فقیری یعنی بے نیازی میں ہے:

راتیں جاگیں تے کریں عبادت دن نندیا کریں پرائی ہو
کوڑا تخت دنیا دا باہو، تے فقر سچی بادشاہی ہُو(11)

سلطان باہو فرماتے ہیں: « فقر ایک نور ہے جس کا نام سلطان الفقر ہے، یہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے مد نظر رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہے۔ یہ جہاں چاہتا ہے پل بھر میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ خدا ہے نہ خدا سے جدا ہے۔ یہ ہے فقر جو نور صفا ہے۔ فقر قرب الٰہی کا ایک عظیم ملک ہے جسے جمعیت قدیم حاصل ہے۔ فقر کی اس مملکت میں نفس امارہ، دنیا لئیم اور شیطان مردود داخل نہیں ہو سکتے۔(12)

فرماتے ہیں:

قلب بی قرب است نفس سر هوا روح بی خبر است وحدت از خدا

هر سه را بگزار گر خواهی فقر فقر با توحید سری سر به سر

فقر سلطانست چون گویند گدا بادشاهیِ فقر بر ملک بقا

نیست آنجا ذکر نه فکر است روا هر که این جا می رسد بیند خدا(13)

مولانا فرماتے ہیں کہ فقر کو اس کے لیے فخر کہا گیا ہے کہ یہ گناہوں سے روکتا ہے اور بدی، زشتی، حرص ولالچ، غموں اور مصیبتوں سے نجات دلاتا ہے۔

فقر از این رو فخر آمد جاودان که به تقوی ماند دست ناسان

زان، غنا و زان غنی مردود شد که ز قدرتِ صبرها بدرود شد

آدمی را عجز و فقر آمد امان از بلایِ نفسِ پرُ حرص و غمان(14)

باہو فرماتے ہیں فقر اولیا اور انبیا کا فخر ہے لیکن اس کا راستہ بہت کٹھن ہے دنیا پرست اور حریص شخص اس مقام کو نہیں پاسکتا فرماتے ہیں:

فقر را تحقیق کردم از فقر فقر طالب نیست دنیا (ی)سیم و زر

فقر فخر انبیا و اولیا فقر فخری را چه داند پر هوا(15)

کشف المحجوب میں درج ہے کہ جس نے محض رسمی فقیری اختیار کی وہ صرف رسم کا ہی فقیر رہا۔ جب اس نے مراد نہ پائی تو حقیقت فقر سے کوسوں دور رہا لیکن جس نے حقیقت کو پالیا اس نے موجودات سے منہ پھیر لیا اور رویئت کلی حاصل کر کے فنائے کل میں مستغرق ہو کر بقائے کل میں چلا گیا:

"من لم يعرف سوى رسمه لم يسمع سوى اسمه ""یعنی جس نے رسم فقیری کے سوا فقر مین کچھ نہ پایا اس نے سوائے اسم فقیر کے کچھ نہ سنا۔"

فقیر وہی ہے جو اپنے پاس علل واسباب سے کچھ نہ رکھے اور اور اس کے طمانیت قلب میں اس نہ ہونے سے کچھ خلل واقع نہ ہو اور اسباب کو دیکھ کر غنی نہ ہو اور اسباب نہ ہوں تو ان کی طرف احتیاج محسوس نہ کرے۔(16)

فقر کی منزل کا پہلا مرحلہ ترک دنیا ہے۔ مولانا اور باہو کے نزدیک فقیر وہ ہے جو مادیت اور دنیاوی وابستگی کو ترک کر دے اور اس لاتعلقی کی وجہ سے درپیش مشکلات و مصائب میں صبر اور خرسندی کو اپنا پیشہ بنالے کیونکہ حُب دنیا اور حُب خدا ایک دل میں نہیں سماسکتے، رومی فرماتے ہیں:

بَند بگُسل باش ، آزاد ای پِسر چند باشی بندِ سَیم و بندِ زر

کوزه چشم حریصان پر نشد تا صدف قانع نشد پر دُر نشد
هر که را جامه ز عشقی چاک شد او ز حرص و عیب کلی پاک شد[17]

باہو فرماتے ہیں:

جاں جاں ذات نہ تھیوسے باہو، تاں کم ذات سدیوے ہو
ذاتی نال صفاتی ناہیں تاں تاں حق لبھیوے ہو
اندر بھی ہو باہر بھی ہو، باہو کتھے لبھیوے ہو
جیندے اندر حب دنیا، اوہ مول فقیر نہ تھیوے ہو[18]

دوسرا مرحلہ ضبط نفس ہے کیونکہ نفس کی اصلاح اور تہذیب و پاکیزگی انسان کی دنیوی و اخروی زندگی کی سعادت اور کامیابی میں ایک اہم کردار ادا کرتی۔

چنانچہ نفس کے متعلق ارشاد باری تعالی ہے: «فاقتلوا نفسکم» پس قتل کردو نفس کو۔[19]

آج انسان جدید علوم کے ذریعے دنیا کو تو تسخیر کر رہا ہے لیکن اگر ان تمام علوم کو حاصل کرنے کے باوجود اپنے درون اور نفس کو تسخیر کرنے سے قاصر ہے تو کبھی بھی سعادت، کمال اور صفات پسندیدہ اور ترک صفات رذیلہ کی لذت کو محسوس نہیں کر سکتا، رومی فرماتے ہیں:

کسب فانی خواهدت این نفس خس چند کسب خس کنی؟ بگذار وبس[20]

باہو فرماتے ہیں «اصل فقر، وصل فقر، اساس فقر اور فتح فقر یہ ہے کہ تو نفس کو چھوڑ دے اور اللہ کو پالے اور معرفت الی اللہ کا جمال، قرب حضوری، وصال اور مشاہدہ دیدار جمال حاصل کرے۔»[21]

اللہ پڑھیوں حافظ ہویوں نہ گیا حجابوں پردا ہو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویوں، طالب ہویوں زردا ہو
سے ہزار کتاباں پڑھیاں، ظالم نفس نہ مردا ہو
باجھ فقیران کسی نہ ماریا باہو، چور اندر دا ہو[22]

باہو فرماتے ہیں نفس پر کیسے قابو پایا جائے اور اس کا حل بتاتے ہیں کہ صرف تصور اسم ذات اللہ کے علم سے ہی اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اسم اللہ ذات باہو کے نزدیک اسم اعظم ہے فرماتے ہیں:

« چاروں الہامی کتابیں محض اسم اللہ کی شرح ہیں۔ اسم اللہ عین ذات پاک ہے جس کی شان میں آیا ہے "قل ھو اللہ احد" جو شخص اس اسم کو حفظ کر لیتا ہے وہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے اسم اللہ کے پڑھنے سے علم لَدُنِی کھلتا ہے اور یہ اسم دونوں جہانوں کی چابی ہے۔ » فرماتے ہیں:(23)

دل تے دفتر وحدت والا دائم کریں مطالعہ ہو
ساری عمراں پڑھدیاں گزری جہلاں دے وچ جالیا ہو
اکو اسم اللہ دا رکھیں اپنا سبق مطالعہ ہو
دوہیں جہان غلام تنہاندے باہو جیں دل اللہ سنبھالیا ہو(24)

مولانا بھی ذکر حق کی اہمیت پر زور دیتے ہیں کہ ذکر خدا سے ہی باطنی زشتی و بدی کو دور کیا جاسکتا ہے:

ذکر حق پاک است چون پاکی رسید — رخت بر بندد برون آید پلید
چون در آید نام پاک اندر دھان — نی پلیدی ماند ونی آن دھان (25)

عرفاء عموماً اس قول کے مطابق جس میں فرمایا گیا (المفلس فی امان اللہ) فقر میں ہی انسان کی سلامتی اور امن کو تلاش کرتے ہیں مولانا اور سلطان باہو کے نزدیک بھی صرف فقر اور عاجزی ہی انسان کو دشمن کے حیلہ و فریب سے امان دلاتا ہے۔ مولانا فقر کی ارزش بیان کرنے کے لیے قصہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضر علیہ السلام کو تمثیلاً بیان کرتے ہیں:

راھزن ھرگز گدای را نزد — گرگ، گرگ مردہ، را ھرگز گزد
خضر کشتی را برای آن شکست — تا تواند کشتی از فجاز رست
چون شکستہ می رھد اشکستہ شو — امن در فقر است اندر فقر رو(26)

باہو بھی فرماتے ہیں « جو بھی ملک فقر میں داخل ہوتا ہے وہ امن میں آجاتا ہے جیسا کہ فرمان حق تعالیٰ ہے: ومن داخلہ کان امنا (جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آگیا) پھر فرماتے ہیں « فقر کے چار صوبے ہیں، صوبہ ازل، صوبہ ابد، صوبہ دنیا اور صوبہ عقبی۔ جو بھی مملکت فقر میں داخل ہوتا ہے وہ ان چاروں صوبوں کا حاکم بن جاتا ہے »۔(27)

پھر فرماتے ہیں « فقر کا دعویٰ کرنے والوں میں سے تو بعض صرف قال فقر تک پہنچتے ہیں، بعض حال فقر تک، بعض احوال فقر تک، بعض اعمال فقر تک، بعض اقوال فقر تک اور بعض افعال فقر تک پہنچتے ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوتا ہے جو معرفت میں سلطان الفقر کے لازوال مرتبے تک پہنچ کر وصال عین کا مشاہدہ کرتا ہے اور مرتبہ فقر پر پہنچتا ہے »۔(28) اور وہ کون لوگ ہیں:

لایحتاج جنہاں نوں ہویا فقر تنہا نوں سارا ہو
نظر جنہاں دی کیمیا ہووے، اوہ کیوں مارن پارا ہو
دوست جنہاں دا حاضر ہووے، دشمن لین نہ وارا ہو
مین قربان تنہاں توں باہو جنہاں ملیا نبی سوہاوا ہو (29)

جب انسان فقر کی لذت سے آشنا ہو جاتا ہے تو اس کی ذات صفات عالیہ سے متصف ہو جاتی ہے تو اس پر دونوں جہانوں کے اسرار کھل جاتے ہیں اور اس کی ذات میں وہ تمام صفات اکٹھی ہو جاتی ہیں جس کے بارے میں اقبال نے فرمایا تھا:

اِک فقر سکھاتا ہے صیاد کو نخچیری — اِک فقر سے کھلتے ہیں اسرار جہانگیری
اِک فقر سے قوموں میں مسکینی و دل گیری — اِک فقر سے مٹی میں خاصیتِ اِکسیری
اِک فقر ہے شبیری، اس فقر میں ہے میری — میراثِ مسلمانی، سرمایۂ شبیری(30)

تمام صوفیہ کے نزدیک بالعموم رومی اور سلطان باہو کے نزدیک بالخصوص فقر سیر سلوک کے مراحل میں ایک اہم مقام ہے۔ رومی نے اپنے دیوان اور مثنوی میں بارہا فقر کو موضوع سخن بنایا یہاں تک کہ مثنوی کو دکان فقر کہتے ہیں:

ھر دکانی راست سودای دگر — مثنوی دکان فقر است ای پسر (31)

سلطان باہو نے بھی اپنی تمام کتب خصوصاً عین الفقر، محک الفقر، نور الھدی، امیر الکونین اور دیوان باہو میں فقر کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ دونوں کے نزدیک سالک نفس پر قابو پا کر ہی فقر کے مقام کو حاصل کر سکتا ہے اور جب تک سالک اپنی ذات کو دنیاوی آلائشوں سے جدا نہیں کر لیتا فقر کے مقام کو نہیں پا سکتا۔ ظاہراً مقام فقر میں تنگدستی اور سختی ہے لیکن اس کی شان و شوکت اور شکوہ و جلال بادشاہوں کے تخت و مسند سے کہیں بڑھ کر ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1. فیروزالغات، فیروزسنز لمیٹڈ: لاہور، 1968، ص504
2. سجادی، سید جعفر، فرہنگ لغات و اصطلاحات و تعبیرات عرفانی، تہران، انتشارات طہوری، 1388، ص23
3. سورہ محمد، آیت38
4. سورہ البقرہ، آیت273
5. صدیقی، ظہیر الدین احمد، تصوف اور تصورات تصوف: لاہور، سیٹھی بکس، 2008، ص353
6. انصاری، خواجہ عبداللہ ہروی، صد میدان، مترجم، حافظ محمد افضل فقیر: لاہور، تصوف فاؤنڈیشن، 1998، ص73.
7. ہجویری، ابو الحسن سید علی بن عثمان، کشف المحجوب، مترجم، سید محمد احمد قادری: لاہور، ناشر ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 2002، ص104
8. صدیقی، ظہیر الدین احمد، تصوف اور تصورات تصوف، ص355
9. ایضاً، ص359
10. رومی، مولانا جلالالدین، کلیات شمس تبریزی، بانصمام، بدیع الزمان فروزانفر: تہران، موسسہ انتشارات امیر کبیر، 1385، ص1103
11. سلطان باہو، کلام سلطان باہو مع اردو ترجمہ، مترجم ڈاکٹر انعام الحق، ڈاکٹر امجد علی، 2017، ص69
12. حضرت سلطان باہو، امیر الکونین، مترجم، سید امیر خان نیازی: لاہور، ناشر العارفین پبلیکیشنز 2013، ص، 55
13. حضرت سلطان باہو، نور الھدی، مترجم، سید امیر خان نیازی، لاہور، ناشر العارفین پبلیکیشنز، 2015، ص268
14. بلخی، مولانا جلال الدین رومی، مثنوی معنوی، تصحیح، کاسب، عزیز اللہ، نشر محمد، ص، 472
15. حضرت سلطان باہو، محک الفقر (کلاں، مترجم، سید امیر خان نیازی: لاہور، ناشر العارفین پبلیکیشنز، 2011، ص558۔560
16. ہجویری، ابوالحسن سید علی بن عثمان، کشف المحجوب، مترجم، سید محمد احمد قادری، 2002، ص104
17. بلخی، مولانا جلال الدین رومی، مثنوی معنوی، تصحیح، کاسب، عزیز اللہ، نشر محمد، ص، 17

18. سلطان باہو، کلام سلطان باہو مع اردو ترجمہ، ص86

19. سورہ البقرہ، آیت 54

20. بلخی، مولانا جلال الدین رومی، مثنوی معنوی، تصحیح، کاسب، عزیز اللہ، نشر محمد، ص، 279

21. حضرت سلطان باہو، نور الھدی، ص252

22. سلطان باہو، کلام سلطان باہو مع اردو ترجمہ، مترجم ڈاکٹر انعام الحق، ڈاکٹر امجد علی، 2017، ص29

23. حضرت سلطان باہو، عین الفقر، مترجم، سید امیر خان، لاہور، ناشر العارفین پبلیکیشنز، 2014، ص69

24. حضرت سلطان باہو، کلام سلطان باہو مع اردو ترجمہ، 2017، ص94

25. بلخی، مولانا جلال الدین رومی، مثنوی معنوی، تصحیح، کاسب، عزیز اللہ، نشر محمد، ص، 656

26. ایضاً، ص، 342

27. حضرت سلطان باہو، امیر الکونین، ص57

28. ایضاً، ص55

29. سلطان باہو، کلام سلطان باہو مع اردو ترجمہ، ص149

30. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بال جبریل: لاہور، ناشر اقبال اکیڈمی، 2018، ص491

31. بلخی، مولانا جلال الدین رومی، مثنوی معنوی، تصحیح، کاسب، عزیز اللہ، نشر محمد، ص، 962